بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

دہلی

مدیر معاون
نذیر احمد املوی رحمانی

نمبر ۶	بابت ماہ شوال ۱۳۶۵ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء	جلد ۱

مسئلۂ علم غیب پر تحقیقی نظر

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلی قسط میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ پورے خزانۂ غیب پر اللہ تعالیٰ نے کسی کو مطلع نہیں کیا۔ بلکہ اس پر اپنا ہی اقتدار و تسلط قائم رکھا ہے۔ اب رہی وہ آیت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے "غیب" سے مطلع کر دیتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ بعض باتیں جو سلسلۂ رسالت سے مناسب ہوتی ہیں یا جن کو اللہ تعالیٰ چاہے ان سے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ پورا احاطہ اور مکمل اطلاع مراد نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (بقرع ۳۴) یعنی کوئی مخلوق اللہ تعالیٰ کے معلومات میں سے کسی چیز کا پورا احاطہ نہیں کر سکتی مگر یہ کہ وہ خود ہی جس کو جس قدر علم دینا چاہے دیدے۔"

اس آیت میں ہر مخلوق سے احاطۂ علمی کی نفی کی گئی ہے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ "علم تحقیقی اور ذاتی" کی نفی نہیں ہے اسلئے کہ وہ تو مطلقاً ہر مخلوق سے منتفی ہے، وہاں "احاطہ" (مکمل علم) کی نفی کے کیا معنی؟ بلکہ یہ اس علم کی نفی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیضان اور القاء والہام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مخلوقات میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ اشیاء کا کامل اور ایسا محیط علم حاصل کر سکیں کہ کوئی ذرہ ان سے مخفی نہ رہے۔ یہ

صرف خالق کی شان ہے مخلوق کی نہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل دلائل اور واقعات اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اور محیط علم حاصل نہ تھا۔

(۱) منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (توبہ ع ۱۳) "یہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، تم ان کو نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں۔"

اس آیت میں صاف ارشاد ہے "تم ان کو نہیں جانتے" —— "ہم جانتے ہیں" معلوم ہوا کہ بعض باتوں کا علم آپ کو حاصل نہیں ہوا۔

(۲) سورۂ یٰسٓ میں ہے وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ (ع ۵) "اور ہم نے ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) شعر (گوئی) نہیں سکھایا۔ اور نہ یہ ان کے لئے مناسب ہے۔"

قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ شعر کہنا نہیں جانتے تھے۔ تو پھر علم کلی کا دعویٰ کہاں صحیح ہوا۔

(۳) بعض امور کے متعلق آنحضورؐ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ مشورہ کر لیا کریں، وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران ع ۱۷) چنانچہ غزوات وغیرہ کے موقع پر آپ صحابہ سے مشورے لیا کرتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے۔ غزوۂ احزاب میں مدینۂ منورہ کے ارد گرد ایک عظیم الشان خندق حضرت سلمان فارسیؓ کی رائے سے کھدوائی گئی۔ آنحضورؐ خود اس خندق کے کھودنے میں شریک تھے۔"

اب سوال یہ ہے کہ اگر آنحضورؐ کو ذرہ ذرہ کا علم تھا تو پھر دوسروں سے مشورہ لینا، اور بسا اوقات انہیں کے مشوروں کے مطابق کام کرنے کے کیا معنی؟

(۴) بخاری، مسلم وغیرہ تمام حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آدمی کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور لوگوں کو سکھانے کی غرض سے خود انجان بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں پوچھیں۔ منجملہ اور سوالوں کے ان کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ قیامت کب آئیگی؟ آنحضورؐ نے حضرت جبرئیلؑ کے تمام سوالات کے جوابات دیئے لیکن اس سوال کے جواب میں فرمایا مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. یعنی اس کا علم تو نہ مجھے ہے اور نہ آپ کو اور نہ کسی اور مخلوق کو۔ اس کا پتہ تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا سچ ہے۔

آپ نے یہ جواب اس لئے دیا تھا کہ قرآن مجید میں آپ کو ہدایت کر دی گئی تھی قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي (اعراف ع ۲۳) "جو لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کے آنے کے وقت (سن اور تاریخ) کا علم تو میرے پروردگار کو ہے؟ میں اس کی علامتیں جانتا ہوں۔ وقت نہیں جانتا۔" دیکھئے قرآن اور حدیث دونوں ہی اس بات کا صاف صاف اعلان کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ